شیرو شیر اور ننھا چنٹو

Alihassaan

ایک گھنے اور سرسبز جنگل میں شیرو نامی ایک طاقتور شیر ایک بڑے درخت کے سائے میں پرسکون نیند سو رہا تھا۔ سورج کی سنہری کرنیں پتوں سے چھن کر اس کی سنہری کھال پر چمک رہی تھیں اور پورا منظر بہت پرامن تھا۔

ہیں قریب ہی چنٹو نامی ایک چھوٹا اور شرارتی چوہا گھاس میں ادھر ادھر اچھل کود کر رہا تھا۔ کھیل ہی کھیل میں وہ بے خیالی میں سوئے ہوئے شیر کے نرم پنجوں کے اوپر چڑھ گیا اور وہاں ناچنے لگا۔

شیرو کی آنکھ اچانک کھل گئی اور اس نے غصے میں ایک زوردار دھاڑ ماری جس سے پورا جنگل لرز اٹھا۔ اس نے فوراً اپنا بھاری پنجہ بڑھایا اور ننھے چنٹو کو دبوچ لیا جو اب خوف سے بری طرح کانپ رہا تھا۔

نھے چنٹو نے روتے ہوئے شیر سے معافی مانگی اور التجا کی کہ اگر بادشاہ سلامت اسے آج چھوڑ دیں گے تو وہ وعدہ کرتا ہے کہ ک دن ان کے کام آئے گا۔ شیرو کو اس ننھے سے چوہے کی بات سن کر بہت ہنسی آئی۔

میرو نے سوچا کہ اتنا چھوٹا سا جانور بھلا جنگل کے بادشاہ کی
یا مدد کرے گا، لیکن اسے چنٹو پر رحم آ گیا اور اس نے اپنا پنجہ اٹھا
کر اسے آزاد کر دیا۔ چنٹو شکریہ ادا کرتا ہوا تیزی سے جھاڑیوں میں
غائب ہو گیا۔

کچھ دن بعد جنگل میں کچھ شکاریوں نے ایک بہت بڑا اور ضبوط رسیوں کا جال بچھایا۔ شیرو بدقسمتی سے اس جال کی زد میں آ گیا اور بری طرح اس میں پھنس گیا، اس کی تمام طاقت بے بس ہو گئی۔

شیرو نے جال سے نکلنے کے لیے بہت زور لگایا لیکن رسیاں بہت مضبوط تھیں، وہ جتنا تڑپتا جال اتنا ہی تنگ ہوتا جاتا۔ اس نے مایوسی اور تکلیف میں ایک دردناک دھاڑ ماری جو دور دور تک سنی گئی۔

چنٹو چوہا جو قریب ہی موجود تھا، اس نے اپنے محسن کی آواز ہچان لی اور فوراً اس کی مدد کے لیے بھاگا۔ اس نے دیکھا کہ طاقتور شیر ایک جال میں قید ہے اور بہت پریشان ہے۔

ننھے چنٹو نے بنا وقت ضائع کیے اپنے چھوٹے لیکن بہت تیز دانتوں سے جال کی موٹی رسیوں کو کترنا شروع کر دیا۔ آہستہ آہستہ ایک ایک کر کے تمام رسیاں ٹوٹتی گئیں اور جال کمزور ہوتا چلا گیا۔

خر کار شیرو آزاد ہو گیا اور اس نے پیار سے چنٹو کو اپنی پیٹھ بٹھا لیا۔ اس دن شیرو نے سیکھا کہ زندگی میں کوئی بھی چھوٹا یا بڑا نہیں ہوتا، بلکہ سچی ہمدردی اور دوستی ہی سب سے بڑی طاقت ہے۔